بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۹

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۲ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۱۶ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۲ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۵۲

مدینۃ المسیح

لاہور یکم ماہ امان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے سات بجے شام جناب درد صاحب نے فون پر اطلاع دی کہ آج خدا کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ اس وقت حضور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کو دیکھنے کیلئے ہسپتال تشریف لیگئے ہوئے ہیں۔

قادیان یکم ماہ امان۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو پھوڑے کی تکلیف بدستور ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ حضرت ام ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے کان کے درد کی شکایت تو رفع ہو گئی ہے مگر نزلہ اور حرارت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ — آج سے میٹرک کا امتحان شروع ہے۔ قادیان سنٹر میں کل ۱۷۰ طلبا شامل ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۱۹ طالبات ہیں۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۹۱ طلبا ہیں۔ سپروائزر جناب لالہ رام چند صاحب نرینجن بی۔ اے۔ بی ٹی سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جناب ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی مقرر ہوئے ہیں۔ — جناب میاں غلام محمد صاحب اختر ڈسٹرکٹ آفیسر ٹریننگ ڈیپوٹ قادیان میں چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ — جناب مولوی ابو العطاء صاحب اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب میراں پور دآبہ سے واپس آ...

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی ساری صفات کو ظاہر کرنیوالے بنو

اپنے علوم اور اپنے اوقات کو دین کے لئے صرف کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش مطابق ۲۳ فروری ۱۹۴۵ء

بمقام احمدیہ مسجد لاہور

مرتبہ:۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یالگرامی مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

انبیاء کی آمد

ایک بادل سے مشابہت رکھتی ہے جس طرح بادل اور وہ بادل جو کہ ضرورت کے مطابق اور لمبے انتظار کے بعد دنیا میں آتا ہے۔ جب لوگ گرمی کی شدت اور حبس کی تکلیف کی وجہ سے بے کل ہو رہے ہوتے ہیں جب انسان اور جانور تازہ اور اچھے پانی کے لئے تڑپ رہے ہوتے ہیں۔ جب کھیت اپنی روئیدگی کو نکالنے اور سبزہ کو ابھارنے کے لئے پانی کی چھینٹوں کو ترس رہے ہوتے ہیں۔ تب اس تاریکی کے زمانہ میں اور تکلیف کے زمانہ میں ایک لمبے عرصہ اور لمبے انتظار کے بعد آسمان پر بادل نظر آتا ہے۔ اور اسے دیکھ کر دنیا خوش ہوتی ہے۔ کہ اب ہماری امیدیں پوری ہونگی۔ اسی طرح تکلیف اور دکھ کے بعد اور

ایک لمبے انتظار کے بعد

انبیاء علیہم السلام کا ظہور ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب کبھی بھی خدا کی طرف سے صادق اور راستباز انبیاء علیہم السلام ظاہر ہوتے ہیں۔ تو ان کے ظاہر ہونے کے پہلے اور پیچھے ایک گروہ غلطی خوردہ اور حقیقت سے دور مدعیوں کا بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے بھی اور پیچھے بھی ایسے لوگ ظاہر ہوئے۔ جو اپنے آپکو خدا کا فرستادہ اور رسول قرار دیتے تھے۔ لیکن وہ خدا کی طرف سے سچے اور راستباز نہیں تھے۔ ان کے دلوں میں رسول بننے کی خواہش پہلے تو ان پیشگوئیوں کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ جو ایک آنے والے نبی اور رسول کے متعلق گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی طرف سے کی گئی تھیں۔ جب ان کے باپ دادوں نے سنا کہ ایک آنے والے کی خبر دی گئی ہے۔ جس کا نام یہودیوں کی بعض کتابوں میں محمد بتایا گیا ہے۔ تو انہوں نے بھی

اپنے بچوں کے نام محمد

رکھنا شروع کر دیا۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے پہلے محمد نام بہت کم بلکہ قریباً نہیں تھا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے قریب پانچ نام محمد ثابت ہیں۔ اور اپنے بچوں کے یہ نام رکھنے والے ماں باپ وہی تھے جنہوں نے یہودیوں سے یہ خبر سنی ہوئی تھی۔ کہ آنے والے نبی کا نام محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوگا۔ تو کچھ لوگوں نے تو نام ایسے رکھے۔ جیسا یہودیوں کی کتب میں ذکر تھا۔ کہ آنے والے کا یہ نام ہوگا۔ اور اس کے بعد جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والا ظاہر ہوا اور لوگوں نے دیکھا۔ کہ پروانہ وار لوگ اسکے گرد جمع ہو رہے اور اس کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور اسکو فتح نصیب ہو رہی ہے۔ تو اس

فتح اور کامیابی

کو دیکھ کر بعض جھوٹے لوگوں نے بھی نبی اور رسول ہونے کا دعوےٰ کر دیا۔ جب تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کامیابی نہیں ہوئی۔ اس وقت تک ان جھوٹے مدعیوں کو دعوےٰ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور جب آپکو کامیابی اور فتح ہونا شروع ہوئی۔ تو آپکی کامیابی کو دیکھ کر ان جھوٹے مدعیوں نے بھی دعوےٰ کر دیا۔ اور یہی ثبوت تھا اس بات کا کہ دعوےٰ کرنے والے جھوٹے تھے۔ اور وہ آپ کی کامیابی کی نمونہ دیکھ کر لوٹ کا مال سمجھ کر آگے آئے تھے ورنہ اگر وہ واقعہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاح کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ تو پھر

ان مدعیوں کا زمانہ

فتح مکہ سے پہلے بلکہ ہجرت سے پہلے ہونا چاہیئے تھا۔ ہجرت سے پہلے عرب ایک تاریک ملک تھا۔ جو گناہ اور غفلت میں ڈوبا ہوا تھا۔ اور جسکی جہالت انتہا تک پہنچ چکی تھی۔ کیونکہ اگر بنی نوع انسان کی محبت نے ان کو اس دعوے پر آمادہ کیا۔ تب بھی ان کو اس زمانہ میں کھڑا ہونا چاہیئے تھا۔ اور اگر ان مدعیوں کو خدا نے بھیجا تھا۔ تب بھی انکو ایسے زمانہ میں آنا چاہیئے تھا۔ جبکہ جہالت اور گمراہی پھیلی ہوئی تھی۔ کیا کوئی شخص یہ خیال کر سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ ایک جھوٹے آدمی کو کھڑا کر دیا۔ تاکہ وہ عرب سے شرک کو دور کر دے تاکہ وہ جہالت اور گمراہی کو دور کر دے۔ تاکہ وہ فساد کو دور کر دے۔ تاکہ وہ عرب سے عورتوں پر جو ظلم ہوتے ہیں انکو مٹا دے۔ تاکہ وہ عرب سے بچوں کے قتل کو مٹا دے۔ تاکہ وہ عرب سے دوسری بد رسوم کو دور کر دے۔ اور جب نعوذ باللہ جھوٹا مدعی یہ کام کر چکا۔ تو پھر خدا تعالیٰ نے اپنے سچے نبیوں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ کو بھیجنا شروع کر دیا جب ملک میں بغاوت ہوتی ہے۔ تو اسی وقت بادشاہ کیطرف سے جرنیل آیا کرتے ہیں۔ شاہی جرنیل اسوقت نہیں آیا کر...

جب بغاوت فرو ہو چکی ہو۔ اور امن قائم ہو چکا ہو۔ تو کسی مدعی کی طرف سے اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ابتدائی زمانہ میں دعویٰ کیا جاتا تو ایک انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ شاید یہ سچا ہو شاید خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے اسی کو بھیجا ہو۔ مگر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ کام کر لیا جو کام خدا چاہتا تھا اور اس کے

دین کی جڑیں مضبوطی کے ساتھ قائم کردیں

تو کچھ اور لوگ اٹھے کہ ہم کو بھی خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ کوئی پوچھے تم کو کس لئے بھیجا ہے۔ کام تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کر چکے ہیں اب وہ کونسی کمی رہ گئی تھی جس کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے تم کو بھیجا ہے۔ تو ان کا اس ابتدائی زمانہ میں ظاہر نہ ہونا ہی اسباب کا ثبوت ہے کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں تھے۔ یا تو یہ ہوتا کہ کوئی مدعی کھڑا ہو کر یہ بتاتا کہ اسلام نے یہ یہ خرابیاں پیدا کر دی ہیں۔ اور وہ یہ ثابت کرتا کہ عرب کی حالت اسلام سے پہلے اچھی تھی محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے ظاہر ہونے سے خراب ہو گئی۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ عرب کی حالت پہلے سے بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ اس لئے خدا نے مسیلمہ کو یا اسود عنسی کو یا کسی اور کو بھیجا تاکہ وہ اس خرابی کی اصلاح کرے مگر جب وہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ

عرب کی حالت

کیا سیاسی لحاظ سے اور کیا علمی لحاظ سے اور کیا اخلاقی لحاظ سے اور کیا روحانی لحاظ سے پہلے سے بہتر ہو چکی ہے۔ تو پھر سوال یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے سچے نبی کو بھیجنے کے لئے انتظار کیوں کیا؟ پس وقت کے لحاظ سے انکا دعویٰ بالبداہت جھوٹا تھا اگر کسی اور نے آنا ہوتا تو وہ آتا اور آکر یہ کہتا کہ یہ جھوٹا ہے۔ میں سچا ہوں اس نے آکر خرابی پیدا کر دی میں اب اصلاح کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اور پھر وہ اصلاح کرتا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا پس

وقت کے لحاظ سے

ان کا ایسے زمانہ میں ظاہر ہونا جبکہ کام ہو چکا تھا۔ جہاں یہ اسبات کا ثبوت ہے۔ کہ وہ جھوٹے تھے وہاں اسبات کا بھی ثبوت ہے۔ کہ گذشتہ خبروں کی وجہ سے ایک آنے والے کا انتظار قلوب میں پیدا ہو چکا تھا جس سے ان لوگوں نے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی مگر غلطی یہ کی کہ انتظار کے بعد جب آنے والا آگیا اور قلوب کو سیری ہو چکی تو اس وقت انہوں نے بھی دعویٰ کر دیا۔

ان کی مثال

ایسی ہے۔ کہ ہمارے گھر میں ایک عورت ہوا کرتی تھی۔ اس نے قرآن شریف پڑھنا شروع کیا۔ وہ ایسی کند ذہن تھی کہ اس نے اپنی استانی سے کہا کہ صبح مجھے ایک آیت بتا دیا کرو میں شام تک اسے دہراتی رہا کرونگی اس طرح مجھے وہ آیت یاد ہو جائیگی۔ اور اگلے دن دوسری آیت یاد کر لونگی۔ ایک دن صبح کے وقت ایک آیت جو اسے پڑھائی گئی تو عصر کے قریب لوگوں نے سنا کہ وہ آٹا گوندھ رہی تھی اور یہ فقرہ بار بار دہرا رہی تھی۔ "جا بھانوں آ بھیناں جا بھانوں آ بھیناں"۔ کسی نے پوچھا یہ کیا کر رہی ہو کہنے لگی آیت یاد کر رہی ہوں۔ اس نے کہا قرآن مجید میں تو اس قسم کی کوئی آیت نہیں کہنے لگی کیوں نہیں صبح میں نے یہ آیت سیکھی تھی اور اب تک میں اسے دہرا رہی ہوں آخر معلوم ہوا کہ صبح اس کو یعلمہ ما بین سکھایا گیا تھا۔ جو بگڑتے بگڑتے جا بھانوں آ بھیناں بن گیا۔ اس عورت کو یہ بھی عادت تھی کہ مجلس میں جب دوسری عورتیں ہنستی تھیں اور تھوڑی دیر کے بعد ہنس کے خاموش ہو جاتیں اور کوئی سنجیدہ بات شروع ہو جاتی تو دو منٹ کے بعد یہ عورت

زور سے قہقہ

لگا کر ہنسنا شروع کر دیتی تھی دوسری عورتوں نے ایک دفعہ اس سے پوچھا کہ تم کس بات پر ہنس رہی ہو تو اس نے جواب دیا کہ فلاں بات کی وجہ سے انہوں نے کہا کہ وہ بات تو دو منٹ ہوئے ختم ہو چکی۔ اس وقت تو تم ہنسی نہیں اب کیوں ہنس رہی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ "ساڈا ہاسا دوسریاں دے ہاسے وچہ مل جائے" (یعنی میری ہنسی کیا دوسروں کی ہنسی میں مل کر ضائع ہو جائے) تو یہ مدعی بھی اسی رنگ کے ہوتے ہیں اگر یہ اس وقت دعویٰ کرتے جب اصلاح کی ضرورت تھی تو لوگ بجائے ان کو پاگل سمجھنے کے یہ خیال کرتے کہ شاید یہ سچے ہوں۔ مگر جب کام ہو چکا اور پھر انہوں نے دعویٰ کیا تو اب تو

ان کے پاگل ہونے میں شبہ

ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدا کے دین کو قائم کر دیا اور لوگوں کے دلوں میں ایمان پیدا کر دیا اور ایسی جماعت تیار کی اور ایسے شاگرد پیدا کئے جنہوں نے آپ کی تعلیم کو پھیلانا شروع کر دیا تو پھر جھوٹے مدعی بھی کھڑے ہو گئے کہ شائد ہم بھی اسی طرح کامیاب ہو جائینگے۔ جس طرح محمد (رسول اللہ صلے اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ فعل ایسا ہی تھا جیسا کہ منافق مدینہ میں کیا کرتے تھے۔ کہ جب مسلمان لڑائی میں فتح حاصل کر کے آتے تو مدینہ سے آگے نکل کر ان سے جا ملتے اور کہتے کہ ہم بھی آپ کے بھائی ہیں۔ ان کا مطلب دراصل یہ تھا کہ ہم بھی تمہاری فتح اور کامیابی میں شریک ہیں۔ بہرحال اس میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ایسے

جھوٹے آدمیوں کا ظاہر ہونا

اس وجہ سے تھا۔ کہ دنیا ایک آنے والے نبی کی منتظر تھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ چونکہ وہ جھوٹے تھے اس لئے جب قربانی اور تکالیف کا وقت تھا اس وقت وہ شامل نہ ہوئے اور جب کامیابی کا زمانہ آیا اس وقت شامل ہوئے۔ ایسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی دنیا ایک مسیح اور مہدی کی منتظر تھی اور اس انتظار کا بڑا بھاری ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ کے آنے سے پہلے بھی کئی مدعی ظاہر ہوئے جنہوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ایران میں باب کی طرف سے بابِ مہدی ہونے کا دعوے کیا گیا۔ اس لئے وہ آنے والے مہدی کے لئے بطور دروازہ کے ہے اور اس کے بعد مہدی ظاہر ہو گا۔ سوڈان میں بھی ایک مہدی ظاہر ہوا۔ اور ملکوں میں بھی کئی جھوٹے مہدی ظاہر ہوئے ان سب

جھوٹے مدعیوں کا دعویٰ کرنا

اسبات کی علامت تھی کہ آنے والے مہدی کے متعلق لوگوں میں یہ احساس پیدا ہونے لگ گیا تھا کہ وقت آگیا ہے کہ وہ موعود مہدی ظاہر ہو۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظاہر ہوئے اور آپ نے ایک جماعت بنائی اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے مگر آپ سے پہلے جن لوگوں نے دعویٰ کیا اور جن کا دعویٰ کرنا

صرف اسبات کی علامت

تھی۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ سچا مدعی پیدا ہو جس کی وجہ سے وہ سمجھتے تھے کہ شاید وہ ہم ہی ہوں وہ سب ناکام رہے۔ اور ان کی ناکامی نے بتا دیا کہ یہ لوگ اپنے خیالات میں غلطی کرنے والے تھے اور ان کا یہ خیال غلطی کی وجہ سے یا افتراء کی وجہ سے درست نہیں تھا۔ پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور آپ نے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر لی کامیابی کے یہ معنے نہیں کہ وہ ساری دنیا پر غالب آگئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ آپ نے

اسلام کی فتح کی ایسی داغ بیل

ڈال دی اور ایسی جماعت پیدا کی کہ دنیا بھی یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ یہی وہ جماعت ہے جس کے ذریعہ اسلام کو فتح حاصل ہو گی اس کے بعد پھر ہم دیکھتے ہیں کہ چونکہ انتظار کا اثر بہت سی طبائع میں پایا جاتا تھا۔ اس لئے

اس کامیابی کو دیکھ کر

کئی اور جھوٹے مدعی کھڑے ہو گئے۔ کہ ہم بھی ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ جو ایک آنے والے کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ شاید دنیا کو فتح کر لینا آسان کام ہے۔

اور شائد ہم بھی اس میں کامیاب ہو جائینگے مگر پہلے بھی ناکام رہے تھے۔ اور یہ بعد والے بھی ناکام رہے۔ اسی قسم کے مدعیوں میں سے کچھ دن ہوئے ایک کے خطوط میرے پاس روزانہ آتے تھے۔ میں نے آخر ایک دن دفتر کو ہدایت کی۔ کہ اسے یہ خط لکھیں۔ کہ تم مجھے کیوں لکھتے ہو۔ اس سے تمہاری غرض کیا ہے۔ اگر تمہارا میری طرف خط لکھنے سے مطلب یہ ہے۔ کہ تم میرے ذریعہ سے جماعت کو فتح کر لوگے۔ تو

جماعت کی خوبی

کو تم بھی تسلیم کرتے ہو۔ کہ یہی وہ جماعت ہے جو کام کرنے والی ہے۔ اور تم یہ خواہش رکھتے ہو۔ کہ بنی بنائی جماعت تمہیں مل جائے۔ ورنہ اگر تم سمجھتے ہو۔ کہ یہ جماعت خراب ہے۔ اور اس کے اندر نقص پایا جاتا ہے۔ تو پھر تم بھی کوشش کر کے ایک جماعت بنالو تمہیں پتہ لگ جائیگا۔ کہ جماعت بنانا کہاں تک آسان کام ہے۔ اور اگر تمہارے دل میں خیال ہے کہ پکی پکائی چیز تمہیں مل جائے تو یہ خیال غلط ہے۔ اس کو تو جس کے لئے خدا نے پکایا ہے۔ وہی استعمال کریگا۔ خدا کسی دوسرے کو نہیں دیگا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی ایسا گروہ جھوٹے مدعیوں کا کھڑا ہوا۔ اور انہوں نے سمجھا۔ کہ جو جماعت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنائی ہے۔ اسے ہم اچک کرلے جائینگے۔ حالانکہ اگر

جماعت بنالینا انسانوں ہی کا کام

ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ہی کیوں نہ بنا لیتے۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے جو مہدی ہونے کے جھوٹے مدعی کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے جماعت کیوں نہ بنالی۔ یا بعد میں جھوٹے مدعی اس طرف کیوں راغب ہوئے۔ کہ بنی بنائی جماعت ہمیں مل جائے۔ کیوں نئی جماعت نہ بنالی۔ تو جہاں ان جھوٹے مدعیوں کا وجود غلطی خوردہ یا افترا کرنے والا ثابت ہوتا ہے۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے زمانہ میں۔

بنی نوع انسان کو یہ امید

ہوتی ہے۔ کہ اب خدا تعالےٰ ضرور روحانی بادل بھیجے گا۔ اور سچے نبی کی بعثت سے قبل ان جھوٹے مدعیوں کا دعوےٰ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ لوگوں کو ایک سچے نبی کی امید اور آس ہے۔ پھر جب خدا تعالےٰ کی طرف سے بارش آتی ہے۔ تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جس طرح مادی بادل برستے ہیں۔ تو طریق یہ ہے۔ کہ وہ ہر جگہ پر برستے ہیں۔ اور ان کے برسنے سے

ہر قسم کی روئیدگی

ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ بارش ایک ہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ اسی بارش سے ایک طرف میٹھے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف اسی بارش سے کڑوے پھلوں کو بھی نشوونما حاصل ہوتا ہے۔ ایک ہی قطرہ بارش کا جہاں انگور کو زیادہ شیریں بنا دیتا ہے۔ جہاں آم کو زیادہ شیریں بنا دیتا ہے۔ جہاں اور مختلف قسم کے میٹھے پھلوں کو زیادہ شیریں بنا دیتا ہے۔ وہاں بارش کا وہی قطرہ کیکر کو اور حنظل کو زیادہ تلخ بنا دیتا ہے۔ اور کھٹی چیزوں کو زیادہ ترش بنا دیتا ہے۔ وہی بارش کا قطرہ جو انسان کے اندر گوشت پیدا کر دیتا ہے۔ وہی قطرہ گھاس کے اندر روئیدگی پیدا کر دیتا ہے۔ جنگل میں اگی ہوئی مختلف قسم کی جھاڑیاں اور جڑی بوٹیاں جن کے نام بھی ہمیں معلوم نہیں۔ اور پہاڑوں کی وادیوں میں پیدا ہونے والی بوٹیاں بھی اسی بارش سے اپنی روئیدگی کو ابھارنا شروع کر دیتی ہیں۔ تو بارش کا وہی قطرہ جہاں انسان کے اندر تروتازگی اور نمو پیدا کر دیتا ہے۔ وہاں وہ جنگل میں اگنے والی ہزاروں قسم کی جڑی بوٹیوں میں بھی روئیدگی پیدا کر دیتا ہے۔ یہی حال انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں ہوتا ہے۔ یعنی جب روحانی بارش آسمان سے آتی ہے۔ تو

دونوں قسم کی روئیدگی

ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ ایک طرف سویا ہوا کفر بھی بیدار ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرف ایمان بھی تروتازہ ہو جاتا ہے۔ کفر بھی اس زمانہ میں اپنی شان دکھانا شروع کر دیتا ہے۔ اور مخالف لوگوں کے اندر بھی بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے آخر مکہ بھی وہی تھا۔ اور عرب بھی وہی تھا لیکن آپ کی بعثت سے قبل عرب کے سرداروں کا کوئی نظام معلوم نہیں ہوتا لیکن

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد

ہم کفار کو بھی منظم اور مشہور عمل پاتے ہیں۔ اور وہ سارے کے سارے اس کام کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں۔ کہ کسی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو پھیلنے سے روکیں۔ اور سارے متحد ہو کر اس دین کو مٹانے کے لئے کوشش کریں۔ لیکن کیا وجہ تھی۔ کہ یہ تنظیم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل نہیں تھی اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ جب آسمان سے بارش آتی ہے۔ تو

ہر قسم کی چیزوں میں روئیدگی

پیدا ہو جاتی ہے۔ اس معاملہ میں بھی جھوٹے اور سچے میں بڑا فرق ہے۔ جب جھوٹے مدعی کھڑے ہوتے ہیں۔ تو لوگ ان سے کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے۔ کیونکہ بکری بکری سے کبھی نہیں ڈرتی۔ بلکہ بکری شیر سے ڈرتی ہے۔ اس لئے جب کوئی جھوٹا مدعی کھڑا ہوتا ہے۔ تو لوگ اس سے نہیں ڈرتے لیکن جب کبھی فطرت انسانی یہ سمجھتی ہے۔ کہ سچا موعود آگیا ہے۔ تو اس وقت کافر بھی بیدار ہو جاتا ہے۔ کہ یہ ہے سچا خطرہ۔ اس کو دور کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے جو مخالفت اور جس قسم کی

منظم مخالفت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی ہے۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی ہے۔ ایسی مخالفت اور کسی کے زمانہ میں نہیں ہوئی۔ باب کے زمانہ میں بے شک شورش اور فساد پیدا ہوا۔ لیکن یہ فساد بابیوں کے اپنے افعال کے نتیجہ میں تھا پہلے بابیوں نے بعض لوگوں کو قتل کیا۔ ان قتلوں کے نتیجہ میں حکومت نے ان کو مارا۔ لیکن پبلک خاموش رہی۔ اور اس نے کوئی خاص مقابلہ نہیں کیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تمام

غیر قوموں میں آپ کے مقابلہ کا جوش

پایا جاتا ہے۔ غیر احمدی علماء کی تنظیم پہلے سے زیادہ ہے۔ کیا تعلیمی لحاظ سے اور کیا دوسرے لحاظ سے سارے کے سارے اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ احمدیت کو کچلا جائے۔ یہ چیز دنیا کے پردہ پر اور کسی مدعی کے مقابلہ میں نظر نہیں آتی۔ بہائی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان کہلانے والا ایک بہائی کی باہوں میں باہیں ڈالتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ چھوڑو ان باتوں کو تم بھی سچے اور ہم بھی سچے۔ چلو دونوں ملکر احمدیت کا مقابلہ کریں۔ بہائیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے دل میں کوئی جوش پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے کوئی خطرہ نہیں۔

خطرہ ہے تو احمدیت کی وجہ سے

ہے۔ تو جس طرح بارش کا پانی گرنے سے ہر قسم کی روئیدگی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی بارش کے وقت کفر بھی بیدار ہو جاتا ہے۔ اور ایمان بھی تروتازہ ہو جاتا ہے۔ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے ایک جماعت قائم ہوئی۔ وہ جماعت کہ اسکے اندر اخلاص اور تقوےٰ پایا جاتا ہے۔ اور اس کے

ایمان کے اندر ایک بیداری

اور بلندی کی امنگ پائی جاتی ہے۔ خواہ وہ اس درجہ تک نہ ہو۔ جس کی امید کی جاتی ہے خواہ وہ ابھی تربیت کی محتاج ہو۔ مگر ایک لولا لنگڑا اور کمزور آدمی اگر صحیح راستہ پر جا رہا ہو۔ تو ہر دیکھنے والا یہی کہیگا۔ کہ ہے تو یہ لنگڑا پر چلتا ٹھیک راستہ پر ہے۔ آخر یہ ایک دن اپنی منزل پر پہنچ ہی جائیگا۔ اسی طرح ہماری جماعت کے متعلق خدائی قانون کے مطابق دیکھ کر ہر شخص یہی کہیگا۔ کہ خواہ یہ جماعت سست ہو یا چست ہو کمزور ہو یا طاقتور ہو۔ مگر چلتی ٹھیک راستہ پر ہے۔ ایک دن آخر اپنی منزل پر پہونچ ہی جائیگی۔ تو ادھر آپ کی آمد سے اس قسم کی ایک جماعت قائم ہوئی۔ اور ادھر آپ کے آنے سے

کفر میں بھی بیداری

پیدا ہوگئی۔ یہ دونوں قسم کی جماعتیں ہیں۔ اور دونوں اپنے اندر بیداری اور ابھار پیدا کر رہی ہیں۔

جس طرح تلخ بوٹیاں جو آپ ہی آپ اگ آتی ہیں وہ اپنا جوش اور ابھار دکھا رہی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے بھی امید رکھتا ہے۔ کہ ان تلخ بوٹیوں کے مقابل میں اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ اپنا ابھار دکھلائے۔ اور اپنی روئیدگی کو ظاہر کرے۔ دنیا ساری کی ساری اپنا ابھار اور اپنا جوش دکھانا چاہتی ہے۔ اور اپنے حسن اور اپنی طاقت اور قوت کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ گویا شیطان اپنی پوری زینت کے ساتھ ظاہر ہوا ہے تاکہ وہ لوگوں کو خدا کے دین سے موڑے۔ تو اس کے بالمقابل خدا کے بیٹوں کا بھی یہ کام ہے (پرانے زمانوں میں نبی اور اس کی جماعت کو استعارۃً خدا کے بیٹے کہا جاتا تھا) کہ وہ اپنے

اندرونی اور روحانی حسن

کو ظاہر کرنے کی اس رنگ میں کوشش کریں کہ شیطان کا حسن ماند پڑ جائے۔ اور اس کی خرابی تمام دنیا کو نظر آ جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا اپنے کاموں میں اس قدر چستی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں پچھلے کام ہیچ نظر آتے ہیں۔ مجھے حیرت آتی ہے۔ اور میں جرمن قوم کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ خواہ وہ ہمارے دشمن ہیں۔ خواہ ہمیں ان کے ساتھ اختلاف ہے۔ مگر جب میں

جرمن فوجوں کی قربانی

کو دیکھتا ہوں تو میں ان کی بہادری کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چھ سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں۔ چھ سال سے ان لوگوں نے نہ تو آرام کیا ہے۔ اور نہ پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہے۔ رات اور دن لڑتے رہے ہیں۔ بعض دن تو ایسے آئے ہیں۔ اور روسیوں نے بھی ان کی بہادری کو تسلیم کیا ہے کہ سٹالن گراڈ سے ہٹتے وقت لاکھوں کی جرمن فوج متواتر سات دن تک لڑتی رہی اور اس نے آرام نہیں کیا۔ سارا دن لڑتے اور رات کو پیچھے ہٹتے۔ ساتویں دن جا کر اس فوج کو آرام کرنے کا موقعہ ملا اور وہ جگہ اتنی تنگ تھی کہ سپاہیوں نے

کھڑے کھڑے ایک دوسرے سے ٹیک لگا کر

آرام کیا۔ یہ کتنی ہمت اور کتنی بہادری ہے۔ لیکن یہ ہمت ہمارے آدمیوں میں ابھی کہاں ہے حالانکہ اگر ہم نے ان سب کا مقابلہ کرنا ہے۔ تو ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اس زمانے کے حالات کو دیکھیں اور سمجھیں کہ کفر کی بوٹیوں نے اس پانی سے کتنا فائدہ اٹھایا ہے۔ کیا یہ

شرم کا مقام

نہیں کہ ایمان کے درخت تو اس پانی سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ حالانکہ یہ پانی ان کے لئے اتارا گیا تھا۔ مگر کفر کی بوٹیاں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ جب باغ کو پانی دیا جاتا ہے۔ تو اس کا مقصد یہی ہوتا ہے۔ کہ باغ کے درختوں کو سیراب کیا جائے لیکن یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اس پانی سے باغ کے کناروں کا گھاس تو اگ آئے اور اس میں معتدبہ اگی پیدا ہو جائے لیکن باغ کا درخت سوکھ جائے۔ حالانکہ وہ پانی کنارے کے گھاس کو نہیں دیا گیا تھا۔ بلکہ ان درختوں کو دیا گیا تھا جو اس باغ کے درمیان میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ روحانی بارش اس لئے بھیجی ہے کہ مومن اپنے ایمان کو مضبوط کریں۔ اور اپنے اندر

تروتازگی اور جوش اور نئی زندگی

پیدا کریں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جن کے لئے یہ پانی نہیں اتارا گیا وہ گھاس پھونس تو اس پانی سے فائدہ اٹھا کر سرسبز و شاداب ہو رہا ہے۔ لیکن باغ کے وہ درخت جن کے لئے یہ پانی اتارا گیا تھا وہ ابھی اس بات کے محتاج ہیں کہ ان کے اندر بیداری اور ہوشیاری پیدا کی جائے۔ پس میں

جماعت کو اس امر کی طرف توجہ

دلاتا ہوں کہ وہ وقت کو پہچاننے اور ضرورت زمانہ کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ ایک نئی دنیا پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کام کے لئے پہلا موقعہ اس نے ہم کو دیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پہلے ہونے کی وجہ سے ہمارے لئے آسانیاں ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمارا معاہدہ نہیں کہ ہم اس کے ساتھ اپنے عہد کو توڑتے چلے جائیں اور پھر بھی یہ کام وہ ہمارے ذریعہ سے ہی کرائے یہ تو

اس کا احسان اور اس کا فضل

اور اس کی مہربانی ہے۔ کہ اس نے ہم کو موقعہ دے دیا ہے۔ اب ہماری شرافت ہوگی۔ ہماری ایمانداری ہوگی ہماری دیانت ہوگی۔ اور ہماری ہوشیاری ہوگی اگر ہم اس انعام سے فائدہ اٹھا کر خدا تعالیٰ کی برکتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں

اپنی عادات اور اپنے افعال کی نگرانی

کرنا چاہئیے ہمارا سونا ضرورت سے زیادہ نہ ہو۔ ہمارا کھانا ضرورت سے زیادہ نہ ہو۔ جب تک ہر چیز اس طرح ہمارے قابو میں نہ ہو اور ہمارے زائد اوقات ہماری عقل اور ہمارا علم خدا اور اس کے دین کی خاطر صرف نہ ہو اس وقت تک ہماری مثال اس برتن کی ہوگی جو ٹوٹا ہوا ہو اور جب اس میں پانی بھرا جائے تو وہ پانی دوسرے سوراخ کے رستہ نکل جائے۔ پس

ٹوٹا ہوا برتن

کسی کام نہیں آتا اور میلا شیشہ کوئی اپنے پاس نہیں رکھتا۔ میں جب بچہ تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تقریر کر رہا ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک آئینہ ہے اور میں کہتا ہوں کہ دیکھو انسان کا دل خدا کے سامنے آئینہ کی مانند ہے جس طرح انسان اپنا حسن آئینہ میں دیکھتا ہے۔ اسی طرح خدا بھی اپنے حسن کو اور اپنی صفات کو انسان کے قلب میں دیکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے اگر انسان کا دل خدا تعالیٰ کی صفات کو اعلیٰ درجہ کا ظاہر کرنے والا ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس کو قیمتی قرار دیتا ہے۔ اور اسے اپنے پاس رکھتا ہے۔ لیکن اگر انسان کا قلب داغدار اور میلا ہو اور شفاف نہ ہو۔ اور اس میں سے خدا تعالیٰ کا چہرہ غلط نظر آتا ہو تو اتنا کہہ کر میں نے رویا میں اس آئینہ کو جو میرے ہاتھ میں تھا زور سے زمین پر دے مارا اور کہا کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ بھی اٹھا کر اسی طرح دے مارتا ہے۔ تو انسان کو اور خصوصاً انبیاء کے زمانہ کے انسان کو خدا تعالےٰ نے چنا تو ہے مگر اس لئے کہ وہ

خدا تعالیٰ کا چہرہ

دکھائے اور اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی صفات کا ظہور ہو۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنا چاہئیے کہ وہ رب ہو وہ رحمٰن ہو۔ وہ رحیم ہو۔ وہ مالک یوم الدین ہو۔ وہ محی ہو وہ ممیت ہو وہ رزاق ہو۔ وہ جبّار ہو۔ وہ علیم ہو۔ وہ شکور ہو۔ وہ ستار ہو۔ وہ غفار ہو۔ اور وہ رشید و حمید ہو۔ غرض خدا تعالیٰ کی ساری کی ساری صفات کو ظاہر کرنے والا ہو۔ جن کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ننانوے ۹۹ ہیں۔ مگر ہیں اس سے بھی زیادہ۔ وہ ساری کی ساری صفات مومن اپنے اندر دکھائے۔ اور ان کو صحیح طور پر استعمال کرے اور ان سے اچھے پھل پھول پیدا کرے۔ تبھی یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اس مقصد کو پورا کرنے والا ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا اور اس مقصد کو پورا کرنے والا نہیں تو وہ ایسا آئینہ ہے جو میلا ہے اور جو شفاف نہیں اور اس میں سے خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر نہیں آتا۔ خدا تعالیٰ ایسے آئینہ کو توڑ دیگا۔

کیسا ہی بدقسمت

ہے وہ آئینہ جو پہلے خدا کے ہاتھ میں اور خدا کی آنکھوں کے سامنے اس کے حسن کو ظاہر کرنے کے لئے آیا۔ مگر جب میلا ہونے کی وجہ سے وہ خدا کے حسن کو ظاہر نہ کر سکا تو بعد میں خدا کے حکم کے مطابق اسے توڑ دیا گیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاءکم یعنی ان کو کہدے کہ اے لوگو اگر تم اس مقصد کو پورا نہیں کرتے جس کے لئے تم پیدا کئے گئے ہو۔ تو

خدا تعالیٰ کو تمہاری کیا پروا

ہے۔ اگر تم اس بچہ کی طرح جو ماں کی طرف دوڑ کر جاتا ہے۔ میری طرف دوڑ کر آنے والے نہیں۔ اگر تم میرے حضور اپنی اصلاح کے لئے نہیں آتے تو پھر میں بھی تمہاری کوئی پروا نہیں کرتا۔ اس وقت انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ کہ وہ اسفل السافلین یعنی دوزخ کے اس مقام میں جا گرتا ہے جس کے نیچے اور کوئی مقام نہیں۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہئیے۔ کہ وہ اپنے اندر بیداری پیدا کریں۔ اور

اپنے فرض کو سمجھیں۔ اور اپنے آپ کو ایسا بدقسمت نہ بنائیں کہ جو بارش خدا تعالیٰ نے انکے لئے نازل کی ہے۔ کافر تو اس سے فائدہ اٹھائیں اور وہ اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ نے

دنیا کا مستقبل ان ہی کے ہاتھ میں

دے دیا ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر قائم رہے۔ اور انہوں نے اپنے عہد کو نباہا۔ تو جس طرح آج لوگ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور دوسرے نبیوں کی جماعتوں کو یاد کرتے ہیں۔ اسیطرح آنے والی نسلیں انہیں بھی یاد کریں گی۔ اور خواہش کرینگی کہ کاش اس وقت ہم بھی ہوتے اور مل کر دین کی خدمت کرتے۔ لیکن جو

صحیح طور پر دین کی خدمت

نہیں کرتا۔ اور اپنے اوقات اور اپنی طاقتوں کو صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔ اس کا نام اسی طرح لیا جائے گا۔ جس طرح ابی ابن سلول کا نام لیا جاتا ہے۔ آج ہر شخص کراہت سے اس کا نام لیتا ہے۔ اور حیران ہوتا ہے۔ کہ یہ بھی کیا شخص تھا کہ خدا تعالیٰ نے اسکو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب عطا کیا۔ اور پھر بھی یہ شخص ایمان سے محروم رہا۔ اور خدا تعالیٰ کی نعمت اسے نصیب نہ ہوئی اور وہ ایک ایسی بوٹی ثابت ہوا جو ایک اچھے باغ میں پیدا ہوئی مگر اس نے تلخ اور بدمزہ پھل دیا۔ پس تم اپنے آپ کو شکور بناؤ اور اپنے علوم اور اپنے اوقات کو ضائع کرنے کی بجائے ان کو دین کے لئے صرف کرو تاکہ خدا بھی تم سے خوش ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے بندے بھی دعاؤں کے ساتھ تمہیں یاد کریں۔

نئی پانچہزاری فوج کیلئے وعدونکی میعاد ۷ر اپریل ہے۔

ہندوستان کے وہ احباب جو نئی پانچہزاری فوج میں ابتک شامل نہیں ہوئے۔ اب ہونا چاہتے ہیں۔ ایکماہ کی آمد پہلے سال کے لئے دینے کی شرط ہے۔ ان کے لئے دفتر دوم کے سال اول کے وعدوں کی میعاد ۷ر اپریل ہے۔ اور وہ لوگ جو فوج میں ہیں۔ خواہ انہوں نے دفتر اول کے گیارھویں سال کا وعدہ کرنا ہے یا نئی پانچ ہزاری فوج میں شامل ہونے کیلئے ایکماہ کی پوری آمد دینی ہے۔ ان کے لئے بھی ۷ر اپریل وعدوں کی میعاد ہے۔ دفتر تحریک جدید کو فوجیوں کے پتوں کی ضرورت ہے۔ چاہیئے کہ فوجیوں کے خویش واقارب اپنے عزیزوں کے پتہ ارسال فرمائیں۔

برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

سیرالیون اور احمدیت

از جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ مغربی افریقہ حال قادیان

(۱)

افریقہ دنیا کے چھ براعظموں میں سے ایک ہے۔ اور بلحاظ رقبہ سوائے ایشیا کے سب براعظموں میں سے بڑا ہے۔ افریقہ کسی ایک ملک کا نام نہیں۔ بلکہ دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ کا نام ہے۔ جس میں بیسیوں ملک شامل ہیں۔ خاکسار کو افریقہ کے ایک علاقہ میں جسے مغربی افریقہ کہتے ہیں۔ خدمت اسلام کا موقعہ ملا ہے۔ اور اسی علاقہ کے متعلق مجھے ان مضامین میں کچھ عرض کرنا ہے۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ آج کل خصوصیت سے افریقہ کی طرف متوجہ ہیں۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ مغربی افریقہ کے متعلق بعض امور جماعت کے سامنے رکھے جائیں۔

مغربی افریقہ کے علاقہ میں ۱۵ ملک ہیں۔ جن میں سے ۷ فرانسیسیوں کے ۴ انگریزوں کے ۲ پرتگیزوں کے اور ایک ولندیزوں کے قبضہ میں ہے۔ اور ایک ملک جسے لائبیریا کہتے ہیں۔ آزاد ہے۔

یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ مغربی افریقہ افریقہ کا وہ حصہ نہیں۔ جو ہندوستان سے دس پندرہ روز کے فاصلہ پر ہے۔ اور جہاں ہزاروں ہندوستانی بودوباش رکھتے ہیں۔ ہندوستان سے قریب والے حصہ کو مشرقی اور جنوبی افریقہ کہتے ہیں۔ مغربی افریقہ مشرقی اور جنوبی افریقہ سے بہت دور ہے۔ اور عموماً صرف سمندر کے راستہ ہی مشرقی افریقہ سے مغربی افریقہ تک سفر ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں مغربی افریقہ خصوصاً گولڈ کوسٹ نائیجیریا اور سیرالیون کے ممالک میں جہاں ہمارے مبلغین گذشتہ ۲۴ سال سے تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ کوئی ہندوستانی آبادی نہیں ہے۔ البتہ بعض ہندو اصحاب جو علاقہ سندھ کے رہنے والے ہیں تجارت کی غرض سے وہاں جاتے ہیں۔ لیکن آب وہوا کی ناموافقت کی وجہ سے وہاں مستقل رہائش اختیار نہیں کرتے۔ بلکہ عموماً ہر اڑھائی سال کے بعد چھ ماہ یا ایک سال کے لئے ہندوستان واپس آجاتے ہیں۔ اور یورپین لوگ تو ہر ۱۸ ماہ کے بعد ۶ ماہ کے لئے یورپ چلے جاتے ہیں۔ الغرض مشرقی اور مغربی افریقہ دو مختلف اور ایک دوسرے سے بہت دور علاقے ہیں۔ جن کی تہذیب آب وہوا اور باشندوں کی طرز رہائش نہایت مختلف ہے۔ مغربی افریقہ میں کبھی کبھی مجھے ہندوستان سے ایسے خطوط ملا کرتے تھے۔ جن میں یہ ذکر ہوتا تھا۔ کہ فلاں فلاں دوست (جو مشرقی افریقہ میں رہتے تھے) کو فلاں فلاں پیغام پہنچا دوں۔ یا ان کے پتہ سے اطلاع دوں۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ کہ کلکتہ میں رہنے والے کسی شخص سے ٹوکیو میں رہنے والے کا پتہ دریافت کیا جائے۔

مغربی افریقہ کے چار ممالک جو انگریزوں کے قبضہ میں ہیں۔ ان کے نام نائیجیریا۔ گولڈ کوسٹ سیرالیون اور گامبیا ہیں۔ بلحاظ رقبہ مغربی افریقہ کے فرانسیسی مقبوضات انگریزی مقبوضات سے بڑے ہیں۔ لیکن آبادی پیداوار اور دولت وثروت کے لحاظ سے انگریزی علاقے فرانسیسی علاقوں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

اب میں سیرالیون کے متعلق جہاں مجھے متواتر سات سال کام کرنے کا موقعہ ملا۔ بعض ضروری امور احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ ملک بحر اوقیانوس وسطی کے مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ رقبہ ۳۱ ہزار مربع میل اور آبادی ۱۸ لاکھ ہے۔ حکومت کے لحاظ سے اس ملک کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ساحلی علاقہ کو سیرالیون کالونی (نو آبادی) کہتے ہیں۔ اور شمال مشرق کی طرف جو اندرونی علاقہ ہے۔ اسے سیرالیون پروٹیکٹوریٹ (زیر انتداب علاقہ) کہا جاتا ہے۔ سوائے چند ہزار یورپین اور شامی تجار کے جو وہاں عارضی طور پر رہائش رکھتے ہیں۔ سیرالیون کی ساری آبادی افریقن یعنی سیاہ فام ہے۔

کالونی یعنی ساحلی علاقہ میں ایسے لوگ آباد ہیں۔ جو کسی زمانہ میں مغربی افریقہ کے مختلف علاقوں میں رہتے تھے۔ لیکن بعد میں یورپین لوگ انہیں غلام بنا کر امریکہ لے گئے۔ انیسویں صدی میں جب غلامی موقوف ہو گئی۔ اور امریکہ میں رہنے والے افریقن غلام آزاد ہو گئے۔ تو ان میں سے بعض کو جو واپس آنا چاہتے تھے انگریزوں نے واپس لا کر سیرالیون کے ساحلی علاقہ میں آباد کر دیا۔ یہ لوگ اپنی افریقی زبانیں بھول چکے ہیں۔ اور اب صرف انگریزی ہی جانتے ہیں۔ پڑھے لکھے لوگ تو صحیح انگریزی جانتے ہیں۔ لیکن ان پڑھ لوگ ایک قسم کی دیسی انگریزی جسے Pidgin English یا Patois کہا جاتا ہے۔ استعمال کرتے ہیں۔ اس دیسی انگریزی کے اکثر الفاظ انگریزی ہیں۔ لیکن بعض افریقن اور یورپین زبانوں کے الفاظ بھی اس میں نہایت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ایک نووارد انسان جسے انگریزی آتی ہو۔ دو ماہ تک یہ زبان سیکھ سکتا ہے۔ اور جسے انگریزی نہ آتی ہو۔ نہایت آسانی سے چھ ماہ کے عرصہ میں اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ جب حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر ۱۹۲۱ء میں چند روز کے لئے سیرالیون کی بندرگاہ فری ٹون میں اترے۔ اور سیرالیون کی تاریخ میں پہلی بار احمدیت کا پیغام اہل ملک کو پہنچایا۔ تو اسی زبان میں بعض مسلمانوں نے نہایت جوش سے انہیں کہا تھا۔

You na me Bishop.

کہ آپ ہمارے مذہبی رہنما ہیں۔ الغرض سیرالیون کالونی یعنی ساحلی علاقہ میں یہی دیسی انگریزی استعمال ہوتی ہے۔ اور موجودہ باشندے اس علاقہ کے اصلی باشندے نہیں ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو Creole کریول کہتے ہیں۔ اور حکومت کی اصطلاح میں بھی انہیں Non Natives (غیر دیسی لوگ) کہا جاتا ہے۔ اور بعض حالات میں بعض وہ قوانین جو دیسی افریقنوں کے لئے بنائے گئے ہیں۔ ان لوگوں پر اطلاق نہیں پاتے۔ بلکہ ان پر ایسے قوانین کا اطلاق ہوتا ہے۔ جو یورپین یا ایشیائی لوگوں کے لئے بنائے گئے ہیں۔ فری ٹون جو ساحلی علاقہ میں ایک نہایت اہم بندرگاہ ہے۔ سارے سیرالیون کا دارالامارۃ ہے۔ اور گورنر سیرالیون اور حکومت کے اعلیٰ افسر یہیں رہتے ہیں۔

پروٹیکٹوریٹ (اندرونی علاقہ جو زیر انتداب ہے) ساحلی علاقہ سے بلحاظ رقبہ پانچ گنا اور بلحاظ آبادی چار گنا بڑا ہے۔ اندرونی علاقہ کے باشندے باوجود صرف ۱۴ لاکھ ہونے کے دس مختلف زبانیں استعمال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ گذشتہ زمانہ میں اس علاقہ میں ذرائع آمدورفت بہت ہی محدود تھے۔ سڑکیں وغیرہ بالکل نہ تھیں۔ صرف پیدل سفر کرنے کے لئے جنگلات میں کسی کسی جگہ راستے پائے جاتے تھے۔ اور اسی وجہ سے مختلف قبائل ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہتے تھے۔ اور آپس میں میل ملاپ بہت کم تھا۔ ان زبانوں میں سے دو زبانیں جنہیں مینڈے (Mende) اور ٹمنی (Timeni)

کہتے ہیں زیادہ اہم اور کثرت سے بولی جاتی ہیں۔ علاوہ دیسی انگریزی کے یہی دو زبانیں ہیں جو مبلغین سیرالیون نے سیکھنے کی کوشش کی۔ برادرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل تو تقریباً ہر بات جو ان زبانوں میں کی جائے۔ سمجھ سکتے ہیں۔ اور ان زبانوں میں لوگوں سے عام گفتگو بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن مجھے اسقدر کامیابی نہیں ہوئی۔

عموماً انگریزی یا عربی زبان میں وہاں تبلیغ کی جاتی ہے۔ یعنی ترجمان کی مدد سے۔ افریقن مبلغین میں سے بعض عربی جانتے ہیں۔ اور بعض انگریزی۔ اس لئے ترجمان کے ذریعہ انگریزی یا عربی میں تبلیغ ہو جاتی ہے۔ لیکچر دینے کا عام طریق یہ ہے کہ ہم لوگ دو چار فقروں میں ایک بات انگریزی یا عربی میں بیان کر دیتے ہیں۔ اور ترجمان اسے افریقن زبان میں حاضرین کو سمجھا دیتا ہے۔ پھر ہم دوسری بات چند اور فقروں میں کہہ دیتے ہیں۔ اور ترجمان اسے لوگوں کے سامنے ان کی زبان میں پیش کر دیتا ہے اس طرح تقریباً ایک گھنٹہ تک تقریر جاری رہتی ہے۔ اس کے بعد حاضرین ترجمان ہی کے ذریعہ سوالات کرتے ہیں۔ جن کا جواب دیا جاتا ہے

ساحلی علاقہ کو نظام حکومت کے لحاظ سے تین اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور اندرونی علاقہ کو ۱۲ میں۔ ہر ضلع ایک ڈسٹرکٹ کمشنر کے ماتحت ہے۔ تمام ڈسٹرکٹ کمشنر اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کمشنر انگریز ہیں۔ ہر تین اضلاع کا حاکم اعلیٰ ڈویژنل کمشنر کہلاتا ہے۔ ڈویژنل کمشنر کے اوپر کولونیل سیکرٹری اور گورنر ساری حکومت کی نگرانی کرتے ہیں۔

اندرونی علاقہ کے ہر ضلع میں ۱۲ سے ۲۰ تک دیسی ریاستیں پائی جاتی ہیں۔ ہر ایک ریاست کے راجہ کو پیرامونٹ چیف (رئیس اعظم) کہا جاتا ہے۔ اس کے ماتحت ۱۵ بیس اکابرین کی کونسل ہوتی ہے۔ جن کے مشورہ سے چیف حکومت کرتا ہے۔ اس کونسل کو حکام قبیلہ (Tribal Authority) کہتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ کمشنر سال میں دو تین بار ہر ریاست میں جاتا اور ریاستی حکومت کا معائنہ کر کے چیف اور حکام قبیلہ کو ہدایات دیتا ہے۔ اور مقدمات کی اپیلیں سنتا ہے۔ سیرالیون بلکہ سارے مغربی افریقہ میں انگریز حکام براہ راست حکومت نہیں کرتے۔ بلکہ سب کام چیفوں کے ذریعہ کروایا جاتا ہے۔ اسی طرح چیف اور ریاست کے اہل الرائے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ خود اپنی ریاست کے حاکم ہیں۔ اور دوسری طرف انگریز حکام عموماً ہر دلعزیز ہیں۔ اور ان کا اس قدر رعب ہے۔ کہ چیف لوگ ان کے ہر اشارے پر چلتے ہیں۔ اس طرح انگریز یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ملک پر خود افریقن لوگ ہی حکومت کرتے ہیں۔ ہم صرف مشورہ دیتے اور نگرانی کرتے ہیں۔ تا کہ افریقی نسل علم۔ صحت اور تہذیب میں ترقی کرے۔ شاذ و نادر کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ کہ چیف حاکم ضلع کا حکم نہیں مانتا۔ ایسی صورتوں میں اگر تنبیہہ سے اصلاح نہ ہو۔ تو چیف کو معزول کر کے ریاست کے حکام سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ نیا چیف منتخب کر کے گورنر کی منظوری حاصل کریں۔ الغرض حکومت کے متعلق جملہ امور ریاست کا چیف اور حکام قبیلہ سر انجام دیتے ہیں۔ مثلاً سیرالیون میں یہ قانون ہے۔ کہ ہر مرد جس کی عمر ۲۱ سال یا اس سے زیادہ ہو۔ تقریباً ۹ شلنگ یعنی پانچ روپے دس آنے فی کس سالانہ ٹیکس ادا کرے۔ چیف لوگوں کا اہم ترین کام یہ ہے۔ کہ اپنی پولیس اور دیہات کے نمبرداروں کے ذریعہ یہ ٹیکس جمع کریں۔ اس ٹیکس کا نصف ریاست کی حکومت پر خرچ ہوتا ہے۔ اور باقی مرکزی حکومت اپنے انتظام کے ماتحت سارے ملک پر خرچ کرتی ہے۔ ہر ریاست کے لئے سالانہ بجٹ بنایا جاتا ہے۔ اور ڈسٹرکٹ کمشنر کو اختیار حاصل ہے۔ کہ بجٹ میں درج شدہ آمد و خرچ میں کمی بیشی کا حکم دے۔ ہر ریاست کی آبادی ۸ سے ۳۰ ہزار تک ہے۔ بعض ریاستیں بہت بڑی ہیں۔ اور بعض چھوٹی۔ چیف لوگوں کی اپنی پولیس۔ عدالتیں اور جیل خانے ہوتے ہیں۔ بعض ریاستوں میں ہسپتال اور سکول بھی ہیں۔ مرکزی حکومت کے افسران عموماً چیفوں کی بہت عزت اور رعایت کرتے ہیں۔ اور اگر مقدمات میں چیف لوگ ظلم یا غلطی بھی کریں۔ تو ان کے احترام کے مدنظر ظلم کا کسی قدر ازالہ کر دیتے ہیں۔ مکمل ازالہ نہیں کرتے۔ اور عموماً چیف اور اسکی کونسل کے فیصلہ جات میں بہت کم ترمیم کرتے ہیں۔

آئندہ مضمون میں انشاء اللہ اہل سیرالیون کی خوراک۔ لباس۔ طرز رہائش اور رسم و رواج کے متعلق ذکر ہوگا۔ والسلام

تمام ہندوستان میں ظہور المصلح الموعود کے سلسلہ میں نہایت کامیاب اور شاندار جلسے

دہلی

۲۰ فروری۔ جلسہ مصلح موعود بوقت ۷ بجے شام احمدیہ مسجد دریا گنج میں زیر صدارت خان صاحب حافظ عبد السلام صاحب منعقد ہوا۔ کئی احباب نے تقریریں کیں۔ اور ثابت کیا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی مصلح موعود ہیں۔ اور آپ کے مبارک وجود میں وہ تمام علامات جو پیشگوئی میں بیان ہوئی تھیں پوری ہو رہی ہیں۔ یہ پیشگوئی اسلام اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے۔ کیونکہ حضرت مصلح موعود کے مبارک ہاتھوں سے قوموں کا احیاء اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ مقدر ہے۔ غیر احمدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے ایک ٹریکٹ بعنوان "زندہ خدا کا ایک عظیم الشان نشان" شائع کیا گیا تھا۔ جلسہ بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی ۱۱ بجے شب ختم ہوا۔

(خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی)

لکھنؤ

۲۰ فروری۔ بوقت پونے آٹھ بجے مقامی جماعت نے یوم مصلح موعود منانے کے لئے اپنے دار التبلیغ واقعہ امین آباد پارک میں زیر صدارت جناب حاجی عبد الکریم صاحب ایک جلسہ منعقد کیا جس میں غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔ چودھری شبیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تلاوت اور نظم پڑھی۔ قریشی مختار احمد صاحب سیٹھ خیر الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ مقامی سید ارشد علی صاحب۔ اور چودھری شبیر احمد صاحب نے "مصلح موعود" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں صدر جلسہ نے شروع میں جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی اور آخر میں ان ڈائری میں سے ایک مضمون درباره مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ ایک بنگالی دوست مکرم عبد المنان صاحب نے آخر میں ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس میں جلسہ مذکورہ پر اظہار مسرت کیا۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ)

شاہجہانپور

۲۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ھش جماعت احمدیہ شاہجہانپور نے جلسہ مصلح موعود منعقد کیا۔ جس میں احباب جماعت نے بڑے شوق و دلچسپی سے شرکت کی۔ پہلی تقریر شیخ مدد علی صاحب نے فرمائی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی بابت مصلح موعود کو وضاحت سے بیان کیا۔ بعدہ خاکسار نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا جس میں اہل پیغام کے غلط خیالات کی تردید تھی پھر جناب محمد عقیل صاحب نے پیشگوئی کو بیان فرمایا۔ اور ہوشیارپور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور الہامات کا ذکر کر کے حضرت مصلح موعود امیر المومنین ایدہ اللہ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد جناب سید فضل الرحمن صاحب فیضی نے تقریر کی۔ جس میں تاریخ کی روشنی میں اور قرآن مجید سے استدلال کرتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعود کے اس حصہ کی کہ "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" بالکل نئے رنگ میں تشریح کی۔ اور احباب سے اپیل کی۔ کہ وہ حضرت مصلح موعود کی تقریر "نظام نو" کا بار بار مطالعہ کریں۔ پھر تمام جماعت نے حضرت امیر المومنین کی درازی عمر و بیش از بیش خدمات اسلام کی توفیق حاصل ہونے کی دل سے دعا کی۔

(محمد صادق قریشی بی۔ اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

روہڑی (سندھ)

۲۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ھش روہڑی میں زیر صدارت مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق جلسہ ہوا۔ ظفر صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور بابو غلام احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سنائی۔ خاکسار نے پیشگوئی کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد "علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" پر تقریر کی۔ پھر سید عبد القیوم صاحب اور مولوی برکات خان صاحب نے "دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے عنوان سے تقاریر کیں۔ پھر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی۔ جناب محمد یوسف صاحب چیف کیمسٹ نے "مصلح موعود کے کارنامے" پر تقریر کی۔ بعدہ مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ایک عالمانہ تقریر فرمائی اور جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

(قریشی عبد الرحمن منشی فاضل جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ روہڑی سکھر)

فیروزپور شہر

۲۰ فروری۔ جناب پیر اکبر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ فیروزپور کی کوٹھی پر زیر صدارت جناب پیر صاحب موصوف جماعت احمدیہ فیروزپور کا یوم المصلح الموعود کا جلسہ شام کے ۸ بجے شروع ہو کر ۱۱ بجے رات تک بڑی کامیابی سے

ایک اہم جلسہ و مشاعرہ

امسال بھی حسب سابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام ۶ رمارچ کو ایک نہایت اہم جلسہ ہوگا جس میں مشاعرہ بھی ہوگا جو دوست اس پیشگوئی پر نظم پڑھنا چاہیں۔ وہ اپنا اپنا نام ۵ رمارچ تک لکھوا دیں۔ یا باہر سے جو دوست خود نہ آسکتے ہوں۔ وہ اپنا کلام بھیجدیں

ناظر دعوت و تبلیغ

منعقد ہوا۔ شہر و چھاؤنی کے دوست جمع تھے اور کچھ غیر احمدی اصحاب بھی شامل ہوئے بابو علیم الدین صاحب و بابو محمد عابد صاحب نے درثمین سے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد پیر معین الدین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا پورا ہونا ثابت کیا۔ حکیم عبدالرؤف صاحب ماسٹر محمد حسن صاحب و بابو نذیر احمد صاحب نے بھی تقاریر کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے تمام تقاریر کا خلاصہ نہایت مؤثر الفاظ میں بیان فرمایا۔ اور جلسہ دعا کے بعد بخیر و خوبی بڑی کامیابی سے ختم ہوا (محمد الدین نائب امیر)

۱۱ رمارچ کو یوم التبلیغ منایا جائے

امسال بھی ۱۱ رمارچ اتوار کا دن غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس دن زیادہ سے زیادہ غیر مسلموں تک تبلیغ حق پہنچائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان توجہ فرمائیں

حضرت امیر المؤمنین کا ارشاد ہے۔ کہ ہر احمدی اپنے فارغ اوقات تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ جماعتیں جلد از جلد وعدہ کنندگان کی فہرستیں بھجوائیں۔ تا جلد پروگرام بنایا جاسکے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تحریک جدید اور تراجم القرآن کے وعدے پورا کرنے والوں کی فہرست ۱۵ راپریل کو پیش کی جائیگی (انشاء اللہ تعالیٰ)

تحریک جدید کے گیارھویں سال کا وعدہ کرچکنے والوں اور دفتر دوم کے سال اول میں ایک ماہ کی آمد کا وعدہ کرلینے والوں کے لئے یہ اعلان ہوچکا ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے ۱۵ راپریل تک ادا کرلیں۔ تو وہ سابقون اولون کی صف اول میں ہونگے۔ اور ان کے نام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائینگے۔ اب اس کے ساتھ یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن جماعتوں اور افراد کے وعدے تراجم قرآن کریم کی مد میں ہوچکے ہیں۔ وہ بھی اپنے وعدوں کو ۱۵ راپریل تک مرکز میں سو فی صدی داخل فرمائیں۔ تو تراجم کی رقم پوری داخل کرنے والوں کے نام بھی ۱۵ راپریل کو پیش کئے جائینگے۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ اس مد کا روپیہ اسم وار تفصیل کے ساتھ داخل ہو۔ تا تحریک جدید اور تراجم کے وعدے پورا کرنے والوں کے نام صحیح طور پر پیش ہوسکیں۔ کارکنان اور عہدہ داران کو خاص توجہ کرکے اپنے وعدے پورے کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ریویو آف ریلیجنز اردو وی پی آرہا ہے

مورخہ $\frac{3}{5}$ ۴۵ کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو حسب اطلاع سابق بقایا داران کو وی۔ پی بھیجا جارہا ہے۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ جملہ بقایا داران اپنے اس قومی مجلہ کا وی۔ پی وصول فرماکر دفتر کے لئے شکریہ کا موقعہ مرحمت فرمائینگے۔ (مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو)

حلف الفضول میں شامل ہونے والوں کی دوسری فہرست

۶۴ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان
۶۵ شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے واقف زندگی قادیان
۶۶ بلال احمد صاحب۔ امرت سر
۶۷ مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل یادگیر۔
۶۸ محمد عبدالعزیز صاحب چیف انسپکٹر بیت المال قادیان۔
۶۹ سعدالدین صاحب اے۔ ڈی۔ آئی سکولز راولپنڈی۔
۷۰ ماسٹر محمد بخش صاحب ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول قادیان
۷۱ حکیم مختار احمد صاحب شاہدرہ۔
۷۲ چودھری مظفر الدین صاحب وکیل قادیان
۷۳ نورالدین صاحب منیر واقف زندگی قادیان
۷۴ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ نورالدین صاحب منیر ؍؍ ؍؍
۷۵ سید بدر الدین احمد صاحب کلکتہ۔
۷۶ مولوی عبداللطیف صاحب معلم الواقفین قادیان
۷۷ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب قادیان
۷۸ بابا سلطان احمد صاحب موذن دارالانوار قادیان
۷۹ محمد طفیل صاحب بنگلہ گوچھڑوالہ ضلع ملتان۔
۸۰ محمد لیسین صاحب ٹیچر سبی۔ بلوچستان
۸۱ نصراللہ خان صاحب ملک (افریقوی) دارالفضل قادیان
۸۲ غلام حیدر صاحب ڈار دارالرحمت قادیان
۸۳ خلیل الرحمن صاحب مہاجر۔ دارالرحمت قادیان
۸۴ کیپٹن اقبال احمد صاحب شمیم معرفت ...
۸۵ مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی۔ قادیان۔
۸۶ بھائی عبدالرحمن صاحب قادیان
۸۷ صوفی غلام محمد صاحب دارالرحمت قادیان۔
۸۸ حوالدار کلرک عبداللطیف صاحب ۱۳۱ گیریزن کمپنی
۸۹ قریشی فیروز محی الدین صاحب واقف زندگی قادیان
۹۰ لطیف احمد صاحب طاہر دہلی۔
۹۱ اکبر یار جنگ بہادر صاحب۔ حیدر آباد۔ دکن
۹۲ عبدالجلیل صاحب عشرت۔ وزیر آباد۔
۹۳ ملک صلاح الدین صاحب قادیان
۹۴ غلام محمد صاحب شیخ پور گجرات۔
۹۵ ملک خدا بخش صاحب۔ کشمیری بازار لاہور۔
۹۶ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم لائل پور
۹۷ عبدالسلام صاحب دفتر ملٹری فنانس۔ نئی دہلی۔
۹۸ ایم۔ اے۔ کریم۔ آر۔ اے۔ ایف انڈیا۔
۹۹ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی قادیان
۱۰۰ عطا محمد صاحب صدر محلہ دارالبرکات قادیان
۱۰۱ چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر واقف زندگی قادیان
۱۰۲ عبدالحمید صاحب شملوی۔ نئی دہلی۔
۱۰۳ سید سمیع اللہ شاہ صاحب دارالانوار قادیان
۱۰۴ مولوی محمد منور صاحب واقف زندگی قادیان
۱۰۵ محمد اسماعیل صاحب منیر ؍؍ ؍؍
۱۰۶ ملک حسن خان صاحب پنشنر پولیس۔ ضلع شاہ پور
۱۰۷ عبدالمجید خان صاحب ویرووال امرت سر
۱۰۸ حکیم محمد عبدالرحیم صاحب۔ سکندر آباد۔
۱۰۹ محمد اسماعیل صاحب خالد۔ احمد آباد اسٹیٹ سندھ۔
۱۱۰ لیفٹیننٹ شیخ نواب الدین صاحب۔ بمبئی
۱۱۱ اسماعیل موسیٰ صاحب بھاونگر۔ کاٹھیاواڑ
۱۱۲ اللہ دین صاحب شاہدرہ۔
۱۱۳ محمد حسین صاحب ملٹری فنانس نئی دہلی۔
۱۱۴ خضر سلطانہ صاحبہ کوٹھی نواب لوہارو۔ دہلی
۱۱۵ محمد ابراہیم صاحب۔ وزیر آباد
۱۱۶ مولوی محمد حفیظ صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان
۱۱۷ چودھری مبارک علی صاحب دارالرحمت قادیان
۱۱۸ عبدالقادر صاحب کانپور
۱۱۹ سید محمد شریف صاحب حبشیا محل دہلی
۱۲۰ عباس علی شاہ صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ
۱۲۱ سراجدین صاحب۔ سمبڑیال۔ سیالکوٹ
۱۲۲ محمد ظہیر الدین صاحب فضل عمر ہوسٹل قادیان
۱۲۳ غلام مرتضیٰ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل منٹگمری
۱۲۴ مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری قادیان
۱۲۵ ظفر اللہ خان صاحب کلرک نیو دہلی۔
۱۲۶ نواب الدین احمد صاحب انور قادیان

(انچارج تحریک جدید)

وصیتیں

نوٹ:۔ مصدقہ منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۷۷۸۹ منکہ محمد رمضان ولد نتھو قوم اُبل پیشہ کاشتکاری عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن مہدی پور ڈاکخانہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ اگست ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ ۱۰ بیگہ زمین بارانی برکنارہ ... قیمت تخمینا /۴۰۰۰ روپیہ موضع مہدی پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بلا شرکت غیری کے ہے۔ جس کا میں واحد مالک ہوں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو حصہ وصیت کردہ زمین ایک بیگہ کی قیمت /۴۰۰ روپیہ ہے۔ العبد نشان انگوٹھا محمد رمضان موضع مہدی پور ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال گواہ شد حمید احمد سیکرٹری مال

۷۶۴۶ منکہ محمد عبدالسلام ولد مولوی محمد عبدالسبحان صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ... اگزبشن روڈ۔ ڈاکخانہ کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ رجون ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے قبضہ میں کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ البتہ میری ماہوار آمد بصورت ملازمت تنخواہ مع الاؤنس /۱۶۰ روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمد میں کمی یا بیشی کی اطلاع سکرٹری مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ ...

... محمد عبدالسلام گواہ شد محمد سلیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Willington sqr

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن یکم مارچ۔ جنوبی محاذ پر اتحادیوں کو برابر کامیابی ہو رہی ہے۔ شمال میں کینیڈین فوج وزیل کے پاس رائن کے ایک مضبوط ٹیکری پر گولہ باری کر رہی ہے۔ رائن کے دوسرے پلوں پر بھی اتحادی ہوائی جہاز بم باری کر رہے ہیں۔ نویں امریکن فوج ڈُزلڈارف سے ۱۵ میل مغرب میں واقع ایک جرمن شہر پر بڑھ رہی ہے۔ پہلی امریکن فوج نے کولون پر بڑھتے ہوئے ایک پُل دشمن سے چھین لیا ہے۔ اور اب وہ کولون سے صرف سات میل پر ہے۔ اتحادی توپیں اس شہر پر گولہ باری کر رہی ہیں۔ تیسری امریکن فوج ۵۵ میل لمبے محاذ پر ۱½ میل بڑھ گئی۔ جرمن بھاری تعداد میں گرفتار کئے جا رہے ہیں۔ یکم فروری سے اب تک ساٹھ ہزار جرمن قیدی پکڑے جا چکے ہیں۔ کل رات پھر اتحادی ہوائی جہازوں نے برلین پر بم باری کی۔ گزشتہ نو راتوں سے برابر برلین پر حملے جاری ہیں۔ شمالی مغربی جرمنی کے بعض اور ٹھکانوں کی بھی خبر لی گئی۔

ماسکو یکم مارچ۔ روسی فوجیں ڈینزگ اور سٹیٹن کے درمیان بحیرہ بالٹک کے کنارے کے قریب پہنچ رہی ہیں۔ روسی توپیں بالٹک کے کنارے کی ریلوے لائنوں پر حملے کر رہی ہیں۔ روسی فوج نے ساحل سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن یکم مارچ۔ آغاز جنگ سے اب تک برطانی سرنگوں سے ٹکرا کر دشمن کے قریباً ایک ہزار بحری جہاز ڈوب چکے ہیں۔ ان میں جنگی۔ تجارتی اور ہر قسم کے جہاز شامل ہیں۔ یہ سرنگیں بحری بیڑے اور بحری بیڑے کے ہوائی جہازوں نے بچھائی تھیں ان جہازوں میں سے ½ غالباً ان سرنگوں سے ٹکرا کر ڈوبے جو بحری بیڑے کے ہوائی جہازوں نے بچھائی تھیں۔

لنڈن یکم مارچ۔ برطانی پارلیمنٹ نے کریمیا کانفرنس کے فیصلوں کو منظور کر لیا۔ مسٹر چرچل پر اعتماد کی جو تحریک پیش ہوئی تھی۔ اس میں ایک ترمیم نامنظور ہو گئی۔ ترمیم کے حق میں صرف ۲۵ اور اس کے خلاف ۳۹۶ ووٹ تھے۔ سب سے بڑا اعتراض یہ کیا گیا کہ کریمیا کانفرنس میں پولینڈ کی سرحدوں کے بارہ میں جو فیصلہ کیا گیا ہے۔ وہ اس معاہدہ کے خلاف ہے جو برطانیہ اور پولینڈ کے مابین ہو چکا ہے۔ مسٹر ایڈن نے اس کے جواب میں کہا کہ برطانیہ نے پولینڈ سے جو سمجھوتہ کیا تھا اس میں سرحدوں کے بارہ میں کوئی گارنٹی نہیں دی گئی

دہلی یکم مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں وار سکرٹری نے بتایا کہ اس وقت ہندوستان میں جنگی قیدیوں کی تعداد ۲۹ ہزار ۹۹۴ ہے۔ ان میں سے صرف چھ جرمن ہیں۔ ان قیدیوں کا خرچ حکومت برطانیہ کے ذمہ ہے۔ اس وقت جاپان کی قید میں ۴۲۳۷۴ ہندوستانی قیدی ہیں۔ جن کے بارہ میں صحیح طور معلوم ہو سکا ہے۔ اور غالباً ۲۲ ہزار ۳۶ مزید ہندوستانی قیدی جاپانیوں کی قید میں ہیں۔ مگر ان کے بارہ میں پوری طرح علم نہیں ہو سکا۔ جرمنوں کی قید میں ۹۹۴ ہندوستانی ہیں۔

واشنگٹن یکم مارچ۔ مسٹر روزویلٹ کریمیا کانفرنس کے بعد واپس یہاں پہنچ چکے ہیں۔ اور آج امریکن پارلیمنٹ میں تقریر کرینگے۔

دہلی یکم مارچ۔ کل سنٹرل اسمبلی میں حکومت ہند کا جو بجٹ پیش ہوا۔ اس میں ۲۶ کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کے نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ ٹیلیفون کے کرایہ پر سرچارج پہلے ⅓ تھا۔ جو اب بڑھا کر ½ کر دیا گیا ہے۔ گویا اب ٹیلیفون کے کرایہ کی شرح ۱½ ہو گئی ہے۔ ٹرنک کال کی فیس پر سرچارج بیس سے چالیس فی صدی کر دی گئی ہے۔ ہر معمولی تار کے لئے ایک آنہ اور ایکسپرس تار کے لئے دو آنہ زائد دینے پڑینگے۔ فنانس ممبر نے اعلان کیا کہ خام تمباکو پر ڈیوٹی بڑھا کر دیا دہ سے زیادہ ۱½ روپیہ فی پونڈ کر دی گئی ہے۔ سگرٹوں اور مینوفیکچرڈ تمباکو کی دیگر اقسام کے نرخ اسی شرح سے بڑھا دیئے جائینگے۔ آپ نے کہا کہ فروری ۱۹۴۱ء سے جنوری ۱۹۴۵ء تک ساٹھ کروڑ روپیہ قومی بچت کے فنڈ میں جمع ہوا ہے۔

راولپنڈی یکم مارچ۔ پولیس نے ایک گاؤں پر اچانک چھاپہ مار کر بہت سا بارود جایم اور ایک خنجر برآمد کیا۔

قاہرہ یکم مارچ۔ مصری گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سابق وزیر اعظم احمد ماہر پاشا کے قتل کی سازش میں شریک لوگوں کے متعلق سراغ بتانے والے کو بیس ہزار پونڈ انعام دیا جائے گا

پیرس یکم مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مارشل رنڈسٹیڈ نے شمالی رائن کے مورچہ پر لڑائی کا طریق بدل دیا ہے۔ اور وہ اپنے مشینی و پیدل دستے جنگی رقبہ سے نکال رہا ہے۔ رائن کے مغربی کنارے کا تیس میل ٹکڑا اس وقت اتحادیوں کے قبضہ میں ہے۔ شمالی رائن کے مورچہ پر سٹینکڑوں ٹینک بڑھ رہے ہیں اور وہاں سے اہم خبر آنے والی ہے۔

لنڈن یکم مارچ۔ مسٹر ایمری نے جہازوں میں جگہ کی کمی اور فوجی و موسمی مشکلات کے پیش نظر پارلیمنٹ کے ممبروں کے وفد کو ہندوستان جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

واشنگٹن یکم مارچ۔ امریکن فوج فلپائن کے ایک اور جزیرہ پلاوان میں اتر گئی ہے۔ منیلا سے دس میل مشرق میں جاپانیوں کا برابر صفایا کیا جا رہا ہے۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے جنگی جہازوں سے اتر کر ریوکو کے جزیرہ پر بم باری کی۔ یہ جزیرہ ان جزائر میں سے ہے جو فارموسا کے شمالی سرے سے جاپان تک پھیلے ہوئے ہیں۔

کلکتہ یکم مارچ۔ جنوب مشرقی ایشیا کی ہائی کمانڈ کے اعلان میں لکھا گیا ہے کہ اتحادی فوج نے مانڈلے سے مغرب اور شمال کی طرف اپنے مورچوں کو اور جوڑ لیا ہے۔ اسی طرح وہ سنگو کے مورچہ پر بھی جنوب اور مشرق کی طرف پھیل گئی ہے۔ اور دشمن سے پانچ دیہات واپس لے لئے ہیں۔ شمالی برما میں چینی دستے اب لاشیو سے ۱۹ میل شمال تک آ پہنچے ہیں۔ کچھ اور دستے پگڈنڈیوں سے لاشیو کی طرف بڑھتے آ رہے ہیں۔ پچاسویں چینی ڈویژن کے دستے نے نامتو روڈ پر کچھ فاصلہ طے کر لیا ہے۔ نامتو کے دریا اور اس سڑک کے درمیان جو علاقہ ہے۔ وہ تمام اس وقت ہمارے قبضہ میں ہے۔ کل اتحادی ہوائی جہازوں نے جن کے ساتھ فائٹر بھی تھے۔ سیام میں ایک ریلوے جنکشن کونٹانہ بنایا۔ اور ریلوے کے ایک پُل پر بھی بم باری کی۔

دہلی یکم مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں مسٹر کاظمی کے اس بل پر بحث ہوتی رہی جس میں کہا گیا ہے کہ ہندوستانی لیجسلیچروں کے ممبروں کو اپنی وہ تقریریں چھاپنے کا بھی حق ہونا چاہیئے۔ جو وہ ہاؤس میں کریں یہ حق برطانی پارلیمنٹ کے ممبروں کو ۱۸۴۰ء سے حاصل ہے

انقرہ یکم مارچ۔ کہا جاتا ہے کہ ترکی کم سے کم اپنی ایک ڈویژن فوج مغربی محاذ پر لڑنے کے لئے بھیجے گا۔ تا کہا جا سکے کہ وہ اتحادیوں کے کاز کے لئے جنگ میں شریک ہوا ہے

ماسکو یکم مارچ۔ سوویٹ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن چیف آف سٹاف مارشل گوڈیرین کو مشرقی محاذ پر شکست کھانے کی وجہ سے برخواست کر دیا گیا ہے۔

لنڈن یکم مارچ معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے انتہا پسند اپنے ملک میں ڈکٹیٹرشپ قائم کرنے کی کوشش میں ہیں۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ اس کے بغیر اہل جاپان پوری طاقت سے جنگ نہیں لڑ سکتے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اعتدال پسند لیڈروں کو قتل کر دینے کی تحریک بھی ملک میں جاری ہو رہی ہے

لنڈن یکم مارچ۔ طیارہ سازی کے وزیر سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ برطانیہ ایسے طیارے بنانے والا ہے۔ جن کی رفتار آواز کی رفتار سے بھی تیز ہوگی۔

قاہرہ۔ یکم مارچ۔ ممالک عربیہ کے وزرائے خارجہ عرب لیگ کا جو آئین تیار کر رہے تھے۔ اس کی بتیس دفعات میں سے ۱۹ منظور ہو چکی ہیں۔ اور عنقریب آئین مکمل ہو جائیگا۔

واشنگٹن۔ یکم مارچ۔ امریکہ کے برطانوی سفیر لارڈ ہیلی فیکس نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جرمن اتحادیوں میں پھوٹ ڈالنے میں ناکام رہے ہیں۔ مگر پھوٹ کا خطرہ ابھی تک موجود ہے اگر ہم نے دانشمندی سے کام لیا۔ تو ایک دوسرے کی طرف ناؤبیا ارادے اور خود غرضانہ عزائم منسوب نہیں کرینگے۔ جتنی غلط فہمی ادھار پٹہ کے قانون کے متعلق ہوئی ہے۔ اور کسی امر کے متعلق نہیں ہوئی یہ قانون کوئی سخاوت نہیں۔ اگر ہم امریکہ سے سامان لے رہے ہیں۔ تو اسے کافی سامان دے بھی رہے ہیں۔ ۱۹۴۱ء میں اس قانون نے بے شک برطانیہ روس اور چین کو بچایا مگر امریکہ کو بھی اسی نے بچایا ہے۔